



ترجمہ: اور بلاشبہ یقیناً تیری طرف وحی کی گئی اور ان لوگوں کی طرف بھی جو تجھ سے پہلے تھے کہ اگر تو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور تو لازمی طور پر خسارہ اٹھانے والوں سے ہو جائے گا۔ [الزمر: 65]

ایسے ہی فرمایا:

﴿وَمَنْ يَزِدْكُمْ مَعَكُمْ مِنْ دِينِهِ يُعْتَبِرْ بِهِ وَمَا يَغْتَبِرَ بِهِ فَذُوقُوا ذَوِقَاتِكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُذُنُكُمْ وَأَنْصَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾۔

ترجمہ: اور تم میں سے اگر کوئی اپنے دین سے مرید ہو کر کفر کی حالت میں ہی مرے تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو گئے۔ اور یہی لوگ اہل دوزخ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ [البقرة: 217]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَخْضِرْ بِالْإِيمَانِ فَهُوَ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾۔

ترجمہ: ایمان کے منکر لوگوں کے اعمال ضائع ہو چکے ہیں اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہیں۔ [المائدة: 5]

مزید اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے کہ:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَإِنَّا نُوَاؤُهُمْ كُفْرًا فَلَنْ نُغْنِيَهُمْ مِنْ أَعْدَائِهِمْ لَوْلَا نُفُوذُ يَدِ اللَّهِ لَكُنْتُمْ خِزْيَانًا مَلَكًا﴾۔

ترجمہ: جو لوگ کافر ہوئے پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو وہ زمین بھر بھی سونا دے کر خود چھوٹ جانا چاہیں تو ان سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں جنہیں دکھ دینے والا عذاب ہو گا اور ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔ [آل عمران: 91]

اس مفہوم کی بہت سی مزید آیات قرآن مجید میں موجود ہیں۔

احادیث مبارکہ میں سے صحیح مسلم: (214) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابن جدعان دور جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مساکین کو کھانا کھلاتا تھا، تو کیا اس کے یہ کام اسے فائدہ دیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں اسے فائدہ نہیں دیں گے؛ کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ: اے میرے پروردگار! روز قیامت میرے گناہ بخش دینا۔)

اسی طرح صحیح مسلم: (2808) میں ہی سینا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یقیناً اللہ تعالیٰ ایک مومن پر ایک نیکی کا بھی ظلم نہیں فرماتا، اس نیکی کے عوض میں دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں اس کا بدلہ بھی دے گا، جبکہ کافر کو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا میں کیے ہوئے اعمال کے عوض کھلا دیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہتی جس کا اسے بدلہ دیا جائے)

امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم: (150/17) میں کہتے ہیں کہ:

”علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت کفر میں مرنے والے کافر کو آخرت میں کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا، نیز اس نے اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے دنیا میں جو بھی کام کیا اس بدلہ آخرت میں نہیں پائے گا۔

اور اس حدیث میں صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے کاموں کے عوض اسے دنیا میں ہی کھلا دیتا ہے، یعنی جن کاموں کے صحیح ہونے کے لئے نیت کی شرط نہیں ہوتی ایسے کاموں کو اس نے اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا ہوتا ہے [ان کا بدلہ دنیا میں ہی مل جاتا ہے] مثلاً: صلہ رحمی، صدقہ، غلام آزاد کرنا، مہمان نوازی، اور دیگر اسی جیسے رفاہی کے کام وغیرہ۔

جبکہ مومن کے لئے اس کی نیکیاں اور نیکیوں کا ثواب روز قیامت کے لئے محفوظ کیا جاتا ہے، بلکہ دنیا میں بھی اس کا بدلہ اسے ملتا ہے، یہاں دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں مومن کو بدلہ ملنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے، شریعت نے اس کی صراحت کی ہے اس لیے اس پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔۔۔ البتہ اگر کوئی کافر ایسی نیکیاں کرتا ہے اور پھر وہ مسلمان بھی ہو جائے تو صحیح موقف کے مطابق اسے [اسلام سے قبل کی ہوئی] ان نیکیوں پر آخرت میں ثواب بھی ملے گا۔ ”ختم شد

ابن کثیر رحمہ اللہ پہلی آیت کے متعلق اپنی تفسیر ابن کثیر (103/6) میں لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ بَدَأْنَا مِنْ حُسْنِ خَلْقِهِمْ إِذْ بَدَأْنَا نُوْحًا وَعِيسَىٰ مَرْيَمَ وَآلَ إِدْرِيسَ وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ كَتَبْنَا عَلَيْهِمُ الْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُمُ الْوَحْيَ وَإِذْ أَعْرَضُوا عَنْ آلِهَتِهِمْ كَمَا أُعْرِضُوا عَنْ آلِهَتِنَا بِالْجَبَالِ وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ جَاءَهُمْ مِنَ الْمَلَأَيْنَا بِهِمُ الْجَنَّةَ وَالْجَنَّةَ بِمَنْزِلَةٍ مِّنْ سَمْوَاتٍ مَّوْجِدَةٍ﴾۔ ترجمہ: اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پر اگندہ ذروں کی طرح کر دیں گے۔ [الفرقان: 23] یہ روز قیامت ہوگا، چنانچہ جس وقت اللہ تعالیٰ لوگوں کی نیکی اور برائی کا حساب لے گا تو کافروں کے متعلق بتلا دیا کہ ان مشرکوں کو اپنے اعمال کے بدلے وہاں کچھ بھی نہیں ملے گا جن کے بارے میں یہ سمجھتے تھے کہ یہ کارنامے ان کے لئے نجات دہندہ ثابت ہوں گے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ان کارناموں میں شرعی شرائط پوری نہیں ہوں گی، یا تو ان میں اخلاص نہیں ہو گا یا پھر ان کا عمل شریعت کے مطابق نہیں ہوگا۔ اور ہر وہ عمل جس میں اخلاص نہ ہو، یا اللہ کے پسندیدہ دین کے مطابق نہ ہو تو وہ باطل ہوتا ہے۔

اس لیے کافروں کے اعمال ان دو صورتوں سے خالی نہیں ہوں گے، اور ممکن ہے کہ بیک وقت دونوں صورتیں اکٹھی ہو جائیں، تو ایسی صورت میں قبولیت کا امکان مزید کم ہو جائے گا، اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ بَدَأْنَا مِنْ حُسْنِ خَلْقِهِمْ إِذْ بَدَأْنَا نُوْحًا وَعِيسَىٰ مَرْيَمَ وَآلَ إِدْرِيسَ وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ كَتَبْنَا عَلَيْهِمُ الْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُمُ الْوَحْيَ وَإِذْ أَعْرَضُوا عَنْ آلِهَتِهِمْ كَمَا أُعْرِضُوا عَنْ آلِهَتِنَا بِالْجَبَالِ وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ جَاءَهُمْ مِنَ الْمَلَأْنَا بِهِمُ الْجَنَّةَ وَالْجَنَّةَ بِمَنْزِلَةٍ مِّنْ سَمْوَاتٍ مَّوْجِدَةٍ﴾۔ ترجمہ: اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پر اگندہ ذروں کی طرح کر دیں گے۔ [الفرقان: 23] ”ختم شد

الشیخ امین شتیعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

”کچھ کافر اپنے والدین سے نیک سلوک کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، مہمان نواز بھی ہوتے ہیں، مظلوم کی مدد، مصیبت زدہ کی اعانت وغیرہ تو ان سب کاموں سے ان کا ہدف اللہ کی رضا ہوتی ہے، اور یہ سب کام قرب الہی کا صحیح کا ذریعہ بھی ہیں اور شریعت کے مطابق بھی ہیں کہ وہ ان میں مخلص بھی ہیں، لیکن پھر بھی ان کاموں کو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نفع بخش نہیں بنائے گا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ بَدَأْنَا مِنْ حُسْنِ خَلْقِهِمْ إِذْ بَدَأْنَا نُوْحًا وَعِيسَىٰ مَرْيَمَ وَآلَ إِدْرِيسَ وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ كَتَبْنَا عَلَيْهِمُ الْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُمُ الْوَحْيَ وَإِذْ أَعْرَضُوا عَنْ آلِهَتِهِمْ كَمَا أُعْرِضُوا عَنْ آلِهَتِنَا بِالْجَبَالِ وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ جَاءَهُمْ مِنَ الْمَلَأْنَا بِهِمُ الْجَنَّةَ وَالْجَنَّةَ بِمَنْزِلَةٍ مِّنْ سَمْوَاتٍ مَّوْجِدَةٍ﴾۔

ترجمہ: اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پر اگندہ ذروں کی طرح کر دیں گے۔ [الفرقان: 23]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے کہ:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآٰخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحِطَّ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾۔

ترجمہ: یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں، جو کچھ انہوں نے کیا وہ برباد ہو جائے گا اور جو عمل کرتے رہے وہ بھی کالعدم ہوں گے۔ [حود: 16]

[کفار کے اعمال کے متعلق] سورت النور میں فرمایا: ﴿أَعْمَأْمَأْتُمْ كَسْرَابٍ﴾۔ ترجمہ: ان کے اعمال سراب جیسے ہوں گے۔ [النور: 39]، جبکہ سورت ابراہیم میں ان کے اعمال کے بارے میں فرمایا: ﴿كِرْبَابٍ﴾۔ ترجمہ: رکھ جیسے ہوں گے۔ [ابراہیم: 18] اس بارے میں مزید آیات بھی ہیں۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ کافر اپنے اچھے اعمال مثلاً: والدین کے ساتھ حسن سلوک، مصیبت زدہ کی مدد، مہمان نوازی، مظلوم کی داد رسی اور صلہ رحمی وغیرہ کے ذریعے اللہ کی رضا چاہے تو اس قسم کے نیک اعمال کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیتا ہے، چنانچہ ان اعمال کے عوض انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی دولت، کھانا پینا، اور صحت و

عافیت مل جاتی ہے، اس لیے آخرت میں ان کے لئے اللہ کے ہاں کچھ بھی بدلہ نہیں ہوگا۔

یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے بھی ثابت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے نیک عمل کے بدلے دنیا میں ہی کھلا پلا دیتا ہے، اور دنیا میں ہی اس کو ثواب دے دیتا ہے، پھر جب کافر آخرت میں آئے گا تو بدلہ لینے کے لئے اس کا کوئی عمل بھی باقی نہیں ہوگا، جبکہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی وجہ سے دنیا میں بھی بدلہ دیتا ہے اور آخرت کے لئے بھی اسے محفوظ رکھتا ہے۔)

کافر دنیا میں ہی اپنے نیک اعمال کا بدلہ حاصل کر لیتے ہیں؛ اس بارے میں قرآن کریم میں واضح ہے کہ:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْفَ الْأَخْزَةِ نُزِّلَ فِي حَرْبِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْفَ الدُّنْيَا نُؤْتِيهِ مِنْهَا وَمَا دَرَبِي الْأَخْزَةَ مِنْ نَصِيبٍ﴾.

ترجمہ: جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اسے دنیا میں سے کچھ دے دیں گے اور آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ [الشوری: 20] ”ختم شد

“العذب المنير” (570/5)

اس بارے میں مزید کے لئے آپ سوال نمبر: (13350) کا مطالعہ کریں۔

دوم:

ممکن ہے کہ کافر کی دعا بھی کبھی قبول کر لی جائے، خصوصاً جب کافر شخص لاپچار ہو یا مظلوم ہو، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا رَكبُوا فِي الْفُلِكَ دَعَا اللَّهَ دَعْوًا لَّهِ فَخَلَّصْنَاهُ لِمَنْ دَرَبْنَا نَجَاتَهُ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾.

ترجمہ: جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو عبادت اللہ کے لئے کرتے ہوئے خالصتاً اسے ہی پکارتے ہیں اور جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو پھر شرک کرنے لگتے ہیں۔

[العنكبوت: 65]

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿مَنْ مَنَّكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ أَنْتَ مُسْكِنٌ لَهَا وَخَفِيَ لَهَا النَّجْوَى وَمَنْ مَنَّكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ أَنْتَ مُسْكِنٌ لَهَا وَخَفِيَ لَهَا النَّجْوَى﴾ (63) قُلِ اللَّهُ يُخَيِّرُكُمْ مِثْلَ مَا تَرْضَوْنَ

ترجمہ: آپ کہہ دیں کہ: کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے؟ تم اسے گڑگڑا کر اور خفیہ طریقے سے پکارتے ہو کہ بے شک اگر وہ ہمیں اس سے نجات دے

دے تو ہم ضرور شکر ادا کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ [الانعام: 63-64]

مسند احمد: (12549) میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مظلوم کی بدعا سے بچو چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ مظلوم کی بدعا کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی) اس حدیث کو البانی نے سلسلہ صحیحہ: (767) میں حسن قرار دیا ہے۔

عقیدے کا معاملہ سماجی یا عقلی کیفیت کے ساتھ منسلک نہیں ہے؛ کچھ لوگ عقیدے کے بارے میں اسی قسم کی گمراہیاں پھیلا رہے ہیں، عقیدہ درحقیقت پہنچنے لائق ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے دل میں اس پہنچنے لائق کو بخانا لازمی امر ہے، چاہے انسان کے سماجی، جسمانی یا ماحولیاتی حالات جس قسم کے بھی ہوں عقیدہ لازمی چیز ہے۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ انسان کا عمل مکمل ہونے کے بعد بھی ضائع ہو جائے اور اسے مخصوص اسباب کی وجہ سے عمل کرنے والے کے منہ پر مار دیا جائے، مثلاً: انسان نے سنت کے مطابق وہ عمل نہیں کیا، یا عمل تو سنت کے مطابق تھا لیکن ریاکاری کے لئے کیا تھا، تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ہر شخص کا عمل قبول ہو جاتا ہے؟!

اللہ تعالیٰ ہمیں ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔

واللہ اعلم